بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

فون نمبر ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۹ امان ۱۳۴۶ ہش ، ۷ ذی الحجہ ۱۳۸۶ ھ ، ۱۹ مارچ ۱۹۶۷ء	نمبر ۶۰

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۸ مارچ - سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل نماز جمعہ کے بعد سر درد کی تکلیف ہوگئی تھی - اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

○ ربوہ ۱۸ مارچ - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے - اب بخار تو نہیں ہے لیکن نزلہ کی تکلیف بدستور ہے اور کمزوری بھی بہت ہے - احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی نظر جذر قلب تک پہنچتی ہے وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا

زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا بے فائدہ ہے جب تک انسان دل و جان سے ایسا نہ کرے

"انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں - ایک تو اللہ کے دوسرے عباد کے - پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے - مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کے رہنے کا مقام ہے کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں - ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے - اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی خدا ترسی اور اتقاء کے قائل ہو جائیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذر قلب تک پہنچتی ہے پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا - زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جب تک وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے - بعض لوگ زبان سے استغفراللہ کرتے جاتے ہیں - مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے - مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جائے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے اور ساتھ ہی اس کے فضل و امداد کی درخواست کی جائے - اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں - انسان کی خوبی اسی میں ہے کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اس کے حضور میں جھک جائے اور اس کا امن مانگتا رہے - عذاب آنے پر گڑگڑانا اور رَبَّنَا وَقِنَا پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے - ایسے وقت میں جبکہ خدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو ایک عیسائی ایک آریہ ایک چوہڑا بھی اس وقت پکار اٹھتا ہے کہ الٰہی ہمیں بچائیو - اگر مومن بھی ایسا کرے تو پھر اس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ عذاب آنے سے قبل خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لا کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۵۷ ، ۳۵۸)

○ ربوہ ۱۸ مارچ - سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی - خطبہ میں حضور نے سورۃ محمدؐ کی کی آخری تین آیات (۳۷ تا ۳۹) اِنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّلَہۡوٌ ..... الخ کی تفسیر بیان کرکے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی - حضور نے بخل کی انتہائی مضرت اور انفاق فی سبیل اللہ کی عظیم الشان برکات کو واضح کرنے کے بعد احباب کو مالی سال ختم ہونے سے پہلے پہلے صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات ادا کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی۔

حضرت بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب مرحوم کی علالت اور خاص دعا کی تحریک

ربوہ ۱۸ مارچ - حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی والدہ صاحبہ محترمہ بیگم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی حالت بدستور تشویشناک ہے - تین دن سے مسلسل بے ہوشی کی حالت طاری ہے - احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور بالالتزام دعائیں کریں کہ شافی مطلق اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

آخری تاریخ برائے انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء کی اطلاعات جماعتوں کی طرف سے یکم اپریل ۱۹۶۷ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچ جانا ضروری ہیں - اس کے بعد ملنے والی اطلاعات قابل منظوری نہیں ہوں گی -

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ ؍ مارچ ۱۹۶۷ء

کیا مسیح ناصری علیہ السلام میں فی ذاتہٖ خالقیت کی صفت تھی؟

صدق جدید لکھنؤ ۱۰ فروری ۱۹۶۷ء میں صفحہ ۷ پر مسیحی نقطۂ نظر سے "مسیح کی خارق عادت پیدائش" کے زیر عنوان پادری برکت اللہ صاحب جبل پور کے مضمون کی قسط ۳ شائع ہوئی ہے۔ جس کے ایک حصہ کا ہم الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں جائزہ لے چکے ہیں۔ آج ہم اس کے ایک مزید حصہ کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ ذیلی سرخی "مسیح خالق باذن اللہ" کے تحت پادری صاحب مذکور فرماتے ہیں:۔

مسیح خالق باذن اللہ "انجیل جلیل اور قرآن مجید میں ابن اللہ مسیح کے لئے جو لفظ "کلمہ" وارد ہوا ہے۔ وہ کلمہ تکوینی ہے۔ یعنی وہ کلمہ کائنات اور موجودات کو وجود میں لاتا ہے اور ان کو پیدا کرتا ہے (سورۃ بقر ۱۱۱۔ زبور $\frac{۳۳}{۹}$۔ یوحنا ۱: ۱۔۴ وغیرہ)

کلمۃ اللہ کے وسیلے سے خدا نے عالم پیدا کئے۔ (عبر $\frac{۲}{۱}$)

حضرت کلمۃ اللہ نے پرندے کی شکل کو مٹی سے خلق کیا۔ پھر نا نفخ فیہ اس میں اپنا دم پھونکا۔ اور وہ جاندار ہو گئی۔ پس خدا نے اپنے ابن محبوب کو اس صفت سے موصوف کیا جو خاص خدا سے مختص ہے۔ یعنی آپ کو خلق کرنے کی صفت سے موصوف کیا۔ دونوں کتب سماوی خلق کرنے کی صفت کو خدا اور صرف خدا سے منسوب کرتی ہیں۔ صرف خدا ہی تنہا خالق ہے اور باقی تمام کائنات مخلوق ہے (سورہ حج ۷۲) پھر لکھا ہے قل اللہ خالق کل شیٔ یعنی خدا تمام اشیاء کا خالق ہے۔ لیکن موجودات میں خدا نے صرف اپنے کلمہ اور روح کو یہ فضیلت بخشی کہ وہ باذن اللہ خالق کرے۔

اگر کوئی کہے یہ خدا کے اذن سے تھا تو ہم جواب دیں گے کہ بے شک یہ خدا کے اذن سے تھا۔ لیکن خدا کسی انسان کو ایسا اذن نہیں دیتا جو خاکی انسان کے پتلے کو اس کی خالقیت کی صفت میں شریک کر دے۔ تمام قرآن میں اور انجیل میں بھی حضرت کلمۃ اللہ کے علاوہ کوئی بھی نہیں جس کو خدا نے یہ اذن عطا کیا ہو۔ کہ وہ ادنیٰ ترین شے کو خلق کر سکے۔ اور اس میں اپنا دم پھونک کر زندہ کر دے۔ یہ صرف شان الوہیت ہی کا خاصہ ہے"

(صدق جدید ۱۰ فروری ۱۹۶۷ء صفحہ ۷)

بائیبل میں کلمہ کا لفظ جس معنی میں وارد ہوا ہے۔ یہاں ہمیں فی الحال اس سے تعرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں ہم کو قرآن کریم میں یہ لفظ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے تعلق میں استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی قرآن کریم کے سیاق و سباق اور قرآن کریم کے انداز بیان کی روشنی میں تعین کرنے ہیں۔ اس ضمن میں سب سے پہلی بات جس پر ہمیں غور کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم جب کوئی ایسا اصطلاحی لفظ یا عبارت جو پہلی سماوی کتب میں بھی موجود ہو استعمال کرتا ہے تو وہ اس کے معنی خود متعین کرتا ہے۔ اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ لفظ یا عبارت پہلی کتب میں جو ان کا استعمال نظر آتا ہے۔ اس کی تصحیح کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ یا اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے وہ ایسا کرتا ہے۔ جو پہلی کتب کے ماننے والوں میں رواج پا گئی ہو۔ اس لئے پادری صاحب کا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ قرآن مجید میں لفظ کلمہ حضرت مسیح ناصری کے لئے استعمال ہوا ہے۔ کلمہ تکوینی ہے۔ یعنی وہ کل کائنات کو وجود میں لاتا ہے اور ان کو پیدا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ اس معنی میں ہرگز استعمال نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ معنی قرآن کریم کی روح کے سراسر متضاد ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کو خاص کر صفت خالقیت میں وحدہ لاشریک م قرار دیتا ہے اور اس لئے یہ ہو نہیں سکتا کہ اس میں کلمہ کا لفظ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے تعلق میں اس مشرکانہ معنی میں استعمال ہوا ہو۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق جو شرک عیسائی لوگوں نے اختیار کیا ہوا ہے قرآن کریم نہایت سخت الفاظ میں اس کی تردید کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

وقالوا اتخذ الرحمٰن ولداً ۝ لقد جئتم شیئاً اداً ۝ تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھداً ۝ ان دعوا للرحمٰن ولداً ۝ وما ینبغی للرحمٰن ان یتخذ ولداً ۝ ان کل من فی السمٰوٰت والارض الا اٰتی الرحمٰن عبداً ۝ لقد احصٰھم وعدھم عداً ۝ وکلھم اٰتیہ یوم القیامۃ فرداً ۝ (مریم ۸۹ تا ۹۶)

اور یہ (لوگ) کہتے ہیں کہ (خدائے) رحمٰن نے بیٹا بنا لیا ہے (تو کہدے) تم ایک بڑی سخت بات کہہ رہے ہو۔ قریب ہے کہ (تمہاری بات سے) آسمان پھٹ کر گر جاتے اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر زمین پر جا پڑیں۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے (خدائے) رحمٰن کا بیٹا قرار دیا ہے اور (خدائے) رحمٰن کی شان کے یہ بالکل خلاف ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنائے۔ کیونکہ ہر ایک جو آسمانوں اور زمین میں ہے وہ (خدائے) رحمٰن کے حضور غلام کی صورت میں حاضر ہونے والا ہے۔ (خدا نے) ان کو گھیر رکھا ہے اور گن رکھا ہے۔ اور وہ سب کے سب (فرداً فرداً) اس کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم قل فمن یملک من اللہ شیئاً ان اراد ان یھلک المسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعاً۔ وللہ ملک السمٰوٰت والارض وما بینھما۔ یخلق ما یشاء۔ واللہ علیٰ کل شیٔ قدیر ۝ (مائدہ آیت ۱۸)

جو لوگ کہتے ہیں کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے (یعنی دونوں ایک سا درجہ رکھتے ہیں) وہ بلاشبہ کافر ہو گئے ہیں۔ تو (ان سے) کہہ دے۔ اگر اللہ مسیح ابن مریم (کو) اور اس کی ماں (کو) اور (ان) تمام لوگوں کو جو زمین میں (پائے جاتے) ہیں ہلاک کرنا چاہے تو اس کے مقابلہ میں کون کسی بات کی طاقت رکھتا ہے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان (پایا جاتا) ہے، ان (سب) پر حکومت اللہ ہی کی ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر ایک بات پر پورا (پورا) قادر ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

حدیث النبی

مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا۔

(بخاری کتاب الادب)

احمدیت پر اعتراضات کے جوابات

تقریر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب - برموقع جلسہ سالانہ

(۶)

ایک اور وسوسہ کا جواب

اس اعتراضات کا جواب ختم کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایک اور غلط فہمی کا بھی ازالہ کیا جائے۔ ڈاکٹر غلام جیلانی برق اور ان کے ہم خیال بعض معترضین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگریزی حکومت کی تعریف کو آپ کی غلامانہ ذہنیت کا نتیجہ قرار دیا ہے لیکن اگر واقعہ یہی ہوتا تو پھر یہ جانتے ہوئے کہ انگریز جو ہم پر مسلّط ہیں اور جن کا مذہب عیسائیت اور جس کی ترویج کے لئے انگریزی حکومت کا بڑے سے بڑا افسر بھی پادریوں کی پشت پر تھا اور اپنی حکومت کے استحکام کے لئے عیسائیت کی اشاعت میں امداد کو ضروری سمجھتا تھا آپ عیسائیت کے خلاف ایسی کڑی تنقید نہ کرتے جس سے مسیح کی خدائی کا ستون چکنا چور ہو جاتا اور صلیب کے پرخچے اُڑ جاتے یہ آپ کی صحیح اسلامی روح کا نتیجہ تھا کہ مذہبی تنقید کی جو آزادی انگریزی حکومت نے دے رکھی تھی۔ اس سے آپ نے پورا فائدہ اٹھایا اور مسیح کی خدائی کو باطل کرنے اور صلیب کو پاش پاش کرنے کے لئے زبردست جہاد کیا۔ اور ایک ایسی فعّال جماعت تیار کی جس کے ذریعہ اکنافِ عالم میں عیسائیت کی زبردست تردید اور اسلام کی مؤثر تبلیغ کا کام انجام پانے لگا جس کے نتیجہ میں عیسائیوں کا یہ احساس دن بدن زور پکڑنے لگا کہ دنیا کا آئندہ مذہب اب اسلام ہوگا نہ کہ عیسائیت اور یہ کہ عیسائیت جو ترقی کی اعلیٰ منازل پر پہنچ چکی تھی بڑی تیزی کے ساتھ زوال پذیر ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے پادری اور بشپ اور عیسائی راہنما علی الاعلان یہ کہنے لگے ہیں کہ

Christianity is going down the hill very fast

(بشپ بیچر آف ایسٹ افریقہ)

حضرت بانی احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انگریز کے مذہبی فتنہ کو کچلنے کے لئے اور عیسائیت کے طلسم کو پاش پاش کرنے کے لئے جو زبردست اور کامیاب کوشش کی آپ کے زمانہ کے مقتدر مسلمان لیڈروں نے اس کا اعتراف کیا اور اسلام کی ترقی اور کامیاب دفاع کے لئے آپ کی مساعی کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا اور سراہا اور آپ کو اسلام کا بطلِ جلیل قرار دیا۔

الغرض حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام نے انگریزوں کے مذہبی فتنہ کو کچلنے اور ان کے مذہبی دجل و فریب کو پوری طرح آشکارا کرنے اور اسلام کی خوبیوں کو نہ صرف اپنے ملک میں بلکہ انگریزی حکومت کے مرکز انگلستان تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ ملکہ وکٹوریہ انگلستان تک کو آپؑ نے اسلام کی دعوت دی اور اسے لکھا کہ وہ مسیح کی خدائی کو چھوڑ کر دینِ اسلام کو قبول کرے۔ ملکہ انگلستان کو مخاطب کرتے ہوئے آپؑ نے لکھا اے ملکہ توبہ کر اور اس ایک خدا کی اطاعت میں آجا جس کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ شریک اور اُسی کی تمجید کر۔ اور اللہ تعالےٰ کے سوا کسی ایسے معبود کی پرستش نہ کر جو کچھ پیدا نہیں کرسکتے بلکہ خود مخلوق ہیں۔ اے زمین کی ملکہ تُو اسلام کو قبول کر تا تُو بچ جائے۔ آ اور مسلمان ہو جا (ترجمہ آئینہ کمالاتِ اسلام صہ۵۳۲) اسلام کے اس جلیل القدر اور عظیم پہلوان کی اس زبردست جدّوجہد کو دیکھ کر جو انگریز کے مذہبی فتنہ عیسائیت کو کچلنے کے لئے آپؑ نے انجام دی کون ایماندار اور دانشمند یہ کہہ سکتا ہے کہ آپؑ نے غلامانہ ذہنیت کی بناء پر انگریز کی تعریف کی۔

آپؑ تو خدا تعالےٰ سے علم پاکر پوری معرفت اور پوری بصیرت اور کامل یقین کے ساتھ یہ اعلان کر رہے تھے کہ

"وہ دن نزدیک ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا۔ جب تک کہ دجالیت کو پاش پاش نہ کردے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کردیگا لیکن نہ کسی تلوار سے نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(تذکرہ)

پس وہ دل جو اس یقین سے پُر تھا کہ اسلام کی فتح کا زمانہ قریب آرہا ہے اور کفر کی صف جلد لپیٹ دی جائے گی اور جو روح اس معرفت سے لبریز تھی کہ عیسائیت کا فتنہ پاش پاش ہو جائے گا اور سب ملّتیں بجز اسلام ہلاک ہو جائیں گی اور انگریز اور سارا یورپ اسلام قبول کرکے حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنے لئے موجبِ فخر و سعادت سمجھے گا اور آخر دنیا وہ دن دیکھ لے گی کہ خدا کی بادشاہت ساری دنیا میں قائم ہو جائیگی اور طاغوتی اور دجّالی طاقتوں کی صف لپیٹ دی جائے گی اور اسلام کا جھنڈا تمام جھنڈوں سے اونچا دنیا پر لہرائیگا اس یقین اور بصیرت کے مینار پر قائم ہونے والے برگزیدہ انسان کے متعلق کوئی شریف انسان یہ اتہام لگا سکتا ہے کہ وہ غلامانہ ذہنیت کا مالک تھا۔ حاشا وکلّا۔

(۴)

"بروز کا تصور پیش کرکے ہندوانہ تخیل کو اپنانے کا اعتراض"

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ احمدیت نے بروز کا تصور پیش کرکے ایک ہندوانہ تخیل کو اپنایا ہے۔ چنانچہ مولانا مودودی صاحب اپنی کتاب "قادیانی مسئلہ" میں لکھتے ہیں:-

"یہ بالکل ایک لغو بات ہے کہ عیسےٰ ابن مریم کے نزول کی خبروں کو بنیاد بنا کر مسیح کے بروز کا خیال پیش کیا جائے جو سراسر ایک ہندوانہ تخیل ہے!"

(قادیانی مسئلہ)

مودودی صاحب نے بروز کے لفظ کے ساتھ انگریزی میں Incarnation کا لفظ لکھا ہے گویا وہ بروز کو تناسخ قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق نے اپنی کتاب حرفِ محرمانہ میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز قرار دینے پر لکھا ہے کہ:-

"آریائی فلسفہ کی رُو سے تو بروز اور اوتار کا مسئلہ سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ لوگ تناسخ کے قائل ہیں لیکن اسلام کی سیدھی سادی تعلیم ان پیچیدگیوں کی متحمل نہیں ہو سکتی۔"

اور حال ہی میں جناب ماہر القادری صاحب نے بھی مولانا مودودی صاحب اور ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق کی پیروی میں بروز کو از قسم تناسخ قرار دے کر احمدیت کو اعتراض کا نشانہ بنایا ہے اور اسلام کے مسلّمہ اصول اور عالمِ روحانیت کے ثابت شدہ مسائل سے اپنی بے خبری کا ثبوت دیا ہے۔

حیرت ہے کہ علماءِ دین کہلانے والے اور اپنے آپ کو دینی مسائل کا ماہر سمجھنے والے بروز اور تناسخ کے فرق کو بھی نہیں سمجھے اگر ان دونوں مسئلوں کے فرق کو سمجھ لیا جاتا تو کبھی بھی بروز کو ہندوانہ تخیّل یا آریائی فلسفہ قرار نہ دیا جاتا۔

بروز کا مسئلہ

بروز کا مسئلہ خالصتہً ایک روحانی دینی اور علمی مسئلہ ہے جو تناسخ سے بالکل الگ اور جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ تناسخ میں یہ ہوتا ہے کہ ایک کی رُوح دوسرے میں داخل ہو جائے جسے انگریزی میں incarnation کہتے ہیں۔ مسلمانوں میں ایک طبقہ اِس قسم کے خیال کا شروع سے حامل رہا ہے کہ حضرت مسیح کی رُوح کسی دوسرے

شخص میں داخل کر دی جائے گی۔ لیکن احمدیت نے کبھی بھی اس خیال کو نہ اپنایا نہ درست سمجھا اور نہ کبھی اس تصوّر کو پیش کیا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کی رُوح یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روح کو حضرت بانی جماعت احمدیہ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام اس خیال کا ردّ کرتے ہوئے بڑے زور سے فرماتے ہیں:-

"اور یہ خیال کہ تناسخ کے طور پر حضرت مسیح دنیا میں آئیں گے سب سے زیادہ ردّی اور شرم کے لائق ہے۔"

(ازالہ اوہام طبع اوّل ص۸۰)

پس احمدیت کے خلاف یہ اتّہام ہے کہ وہ کسی ہندوانہ تخیّل یا آریائی فلسفہ کو اپناتی ہے۔ ہاں احمدیت بروز کی قائل ہے اور اُس کا صرف اِس قدر مطلب سمجھتی ہے کہ ایک شخص دوسرے کے رنگ میں رنگین ہو اور اُس کی طبیعت و خُلق کو اختیار کر لے۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بروز کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"اگر بروز صحیح نہ ہوتا تو پھر آیت واٰخرین منھم میں ایسے موعود کے رفیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیسے ٹھہرتے؟ اور نفیٔ بروز سے اِس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اس موعود کو حسنؓ کی اولاد بنایا۔ کبھی حسینؓ اور کبھی عباسؓ کی۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مقصود تھا کہ وہ فرزندوں کی طرح اُس کا وارث ہوگا۔ اُس کے نام کا وارث، اُس کے خُلق کا وارث، اُس کے علم کا وارث، اُس کی روحانیت کا وارث، اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اُس کی تصویر دکھلائیگا اور وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ سب کچھ اُس سے لے گا۔ اور اُس میں فنا ہو کر اُسکے چہرہ کو دکھائے گا۔ پس جیسا کہ ظلّی طور پر اُس کا نام لے گا۔ اُس کا خُلق لے گا۔ ایسا ہی اُس کا نبی لقب بھی لے گا کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی جب تک یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔ تمام نبی اِس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجودِ بروزی اپنی اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

بروز کی اِس حقیقت کو تناسخ سے دُور کا بھی واسطہ نہیں اور نہ ہی کسی ہندوانہ تصوّر سے اسے کوئی رابطہ ہے۔ گذشتہ انبیاء اور اُمّتِ محمدیہ کے بزرگوں، اولیاء اور صوفیاء نے بروز کے مسئلہ کو تسلیم کیا اور اس سے مُراد اُسی حقیقت کو لیا ہے، جو احمدیت نے پیش کی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے جیسا کہ انجیل سے ثابت ہے حضرت یحییٰؑ کو حضرت الیاسؑ کا بروز قرار دیا کیونکہ حضرت یحییٰؑ اُن کے رنگ میں رنگین ہو کر اور اُن کی خُو بُو پر آئے تھے۔

(باقی)

رواداری ایک ضروری جوہر ہے

(محترم مولوی محمد یار صاحب عارفؔ سابق مبلّغ انگلستان)

حمید نظامی مرحوم ایڈیٹر "نوائے وقت" کی پانچویں برسی کے موقع پر اُن کی یاد میں جو جلسے کئے گئے ہیں اور مضامین لکھے گئے ہیں اُن میں متعدد ہستیوں نے ان کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے اُنہیں بے باک۔ نڈر۔ حق گو اور شجاع راہنما قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں رواداری کے متعلق نہایت عمدہ الفاظ میں اپنے خیالات کا جو اظہار اپنے ایک مضمون میں کیا تھا اُس کو "نوائے وقت" مؤرخہ ۲۶ر فروری ۱۹۶۷ء میں نقل کیا گیا ہے۔ مرحوم لکھتے ہیں:-

"رواداری میری رائے میں انسانیت کا ایک ضروری جوہر ہے اپنے عقیدہ پر پختہ ایمان ضروری ہے مگر دوسروں کے خیالات سُننے اور ان پر غور کرنے کے لئے انسان کو ہمیشہ آمادہ رہنا چاہیئے خواہ یہ خیالات اُس کے عقائد و خیالات کی نفی ہی کیوں نہ کرتے ہوں۔ حقیقت اور سچائی تک پہنچنے کا آسان بلکہ واحد راستہ یہی ہے کہ انسان دل و دماغ کی کھڑکیاں ہمیشہ کھلی رکھے اور نئے خیالات کی تازہ ہوا کو روکنے کی کوشش نہ کرے۔ اخلاص و ایمان کے معاملے میں کسی فرد یا گروہ کی اجارہ داری نہیں مانی جاسکتی۔ میرے مخالف نظریے کا حامی میری رائے میں غلطی پر ہے میں اُسے گمراہ بھی کہہ سکتا ہوں مگر میں اِس امکان سے کیسے انکار کر سکتا ہوں کہ شاید وہ بھی اپنے نظریے میں مخلص اور ایماندار ہو۔

دوسروں کے خیالات کو سُننے سے انکار دراصل اپنی اس کمزوری کا بالواسطہ اعتراف ہے کہ ہمیں خود اپنے خیالات پر پختہ ایمان نہیں۔ معاملہ کسی فرد کا ہو یا کسی قوم یا ملک کا جو بھی دوسروں کے خیالات و نظریات سُننے سے انکار کرتا ہے وہ دراصل اِس بات سے ڈرتا ہے کہ مخالف نظریات اس کے اپنے نظریات سے زیادہ قوی اور جاندار ہیں اور بالآخر اس پر غالب آجائیں گے ......

قوموں اور ملکوں میں فساد اور لڑائی کا بیج وہ نظریات ہوتے ہیں جو اپنے حامیوں اور پیروؤں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے نظریہ کو ماننے والوں یا خود اس نظریے کو قبول کرنے سے انکار کرنے والوں کو بے ایمان یا ظالم سمجھیں اور انہیں اپنے نظریہ پر قائم رہنے کا حق دینے سے انکار کریں۔"

حمید نظامی مرحوم کے یہ خیالات جو اسلامی تعلیم اور مہذّب دنیا کے طریقِ عمل کے عین مطابق ہیں اُن متعصّب علماء اور اُن تنظیموں کے کم ظرف کارکنان کو دعوتِ فکر دیتے ہیں جو جماعتِ احمدیہ کی اِس حد تک مخالفت کرنا اپنا شیوہ بنائے ہوئے ہیں کہ اپنے ناواقف پیروکاروں کو ہمارے خیالات سُننے سے بھی باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا وہ اپنے عمل سے یہ ثابت نہیں کرتے کہ جماعتِ احمدیہ کے "نظریات ان کے اپنے نظریات سے زیادہ قوی اور جاندار ہیں اور بالآخر ان پر غالب آجائیں گے"۔

عطائے دوست!

وقارِ عشق کی خاطر ہم اپنا سَر دیں گے
جوابِ اہلِ زمانہ کو مختصر دیں گے

سُنا ہے مَیں نے مہکتی ہوئی بہاروں سے
کہ گوشہ گیرِ قفس کو وہ بال و پَر دیں گے

جمالِ لالہ و گُل خاکِ رہ کو بخشیں گے
طیورِ دشت کو موسیقیٔ سحر دیں گے

سُنا ہے مَیں نے محبّت کے رازداروں سے
فغاں کو سوز و گداز آہ کو اثر دیں گے

جنونِ عشق مسلماں کو پھر عطا ہوگا
جو برق تھام لے سینے پہ وہ جگر دیں گے

قریب تر ہے وہ ساعت کہ اہلِ میخانہ
گدائے خاک نشیں کا پیالہ بھر دیں گے

وہ وقت دُور نہیں جب مرے ستارے کو
فروغِ مہر و درخشانیٔ سحر دیں گے

بڑھے گی اَور دلِ مضطرب کی بے تابی
حریمِ ذات میں وہ اذنِ یک نظر دیں گے

حدِ نظر سے پرے ہٹ کے قافلوں کو وہ
حدِ نظر سے پرے لذّتِ سفر دیں گے

سعید احمد اعجاز

آہ میجر بشیر احمد صاحب مرحوم

از مکرم سعادت احمد صاحب پراچہ ایم اے ایل ایل بی سرگودھا

(۲)

اوائل ملازمت کا ایک اور واقعہ بھی ان کے دینی ذوق و شوق کا مظہر ہے۔ ۱۹۴۹ء میں جبکہ آپ ایسٹ پاکستان میں متعین تھے آپ کو ایک کرنل کے بچے کی سالگرہ پارٹی پر جانے کا اتفاق ہوا۔ دیگر ملٹری آفیسرز نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق تحائف پیش کئے۔ آپ اس اثناء میں خاموش بیٹھے رہے۔ آپ کے ایک دوست نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کیا چیز بطور تحفہ لائے ہیں۔ آپ نے کہا کہ وقت آنے پر پتہ چل جائے گا۔ جب سب دوسرے حاضرین اپنے تحفے پیش کر چکے تو آپ آہستگی سے آگے بڑھے اور ایک بے نظیر تحفہ پیش کیا اور وہ تھا قرآن کریم کا ایک نسخہ۔ کرنل صاحب یہ تحفہ دیکھتے ہی بے اختیار پکار اٹھے "بشیر تمہارے اس عظیم تحفے کا میں تہ دل سے مشکور ہوں" حاضرین مجلس آج تک اس تحفے کے لطف کو بھلا نہیں سکے ہوں گے۔

مرحوم کی گھریلو زندگی ایک مثالی رنگ رکھتی تھی۔ آپ صوفی عبدالغفور صاحب سابق مبلغ امریکہ کے داماد تھے۔ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ خاص رنگ کا پیار و محبت مرحوم کے دل میں تھا۔ اُن کے خانگی برتاؤ کو اکثر موقعوں پر بطور مثال پیش کیا جاتا تھا۔ آخری دم تک انہوں نے اپنے گھریلو امور میں ایک وفا شعار خاوند۔ بہت ہی ہمدرد بھائی، بہت ہی پیار کرنے والے باپ کا نمونہ پیش کیا۔ آپ اپنے بھائیوں میں ویسے تو سب سے چھوٹے تھے لیکن اخلاق و کردار کے لحاظ سے سب سے بلند تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے حد درجہ محبت رکھتے تھے۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرام و درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ کے ساتھ بہت ہی عقیدت تھی پابند صوم صلوٰۃ اور تہجد گزار تھے قرآن مجید کو بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھتے اور سلسلہ کی کتابوں کا بہت غور سے مطالعہ کرتے۔ چندوں میں سبقت لے جانے کا خاص شوق تھا۔ اور یہ کوشش رہتی کہ باقاعدگی سے اپنے تمام چندے ادا کریں۔ آمدنی کم ہو جانے کی صورت میں بھی اپنے چندوں کو نہ گھٹایا نتیجتاً خدا تعالیٰ نے فراخی کے سامان پیدا کر دیئے۔

وفات سے کچھ عرصہ پہلے مرحوم نے وصیت کی نیت سے وصیت فارم منگوائے مگر عمر نے وفا نہ کی اور وصیت فارم پُر کرنے سے پہلے ہی پیغام اجل آ گیا۔ اوائل جوانی میں ہی مرحوم نے اپنی والدہ مرحومہ کے ہمراہ فریضہ حج ادا کرنے کی بھی سعادت حاصل کی۔

خدا تعالیٰ کو بھی وہی وجود جو ہم سب میں سے بہتر تھا پسند آیا اور اس نے اُس لعل کو ہم میں سے اپنے پاس بلا لیا یا پھر شاید ہم ان کے قابل نہ تھے اس لئے وہ قیمتی ہیرا ہم سے اچانک چھین لیا گیا۔ ان کے چلے جانے سے جو احساس محرومی ہم میں پیدا ہوا اس نے ہمیں ان کی صحیح قدر و قیمت واضح کر دی ہے مگر اب افسوس تو لاحاصل ہے ہم اپنے اس عزیز وجود کی روح کو اسی وقت خوش کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہم صبر کا نمونہ دکھائیں۔ اور ان کی مغفرت کے لئے دعائیں کریں اور ان کے اخلاق و کردار کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

دعائے نعم البدل

برادرم چوہدری بشیر احمد صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان مالک جنیکو ڈرائی کلینرز نواں شہر ملتان کا لڑکا بعمر ماہ ۱۲ر فروری ۱۹۶۷ء بوقت صبح آٹھ بجے وفات پا گیا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

محمد انور ہاشمی قائد خدام الاحمدیہ
وسیکرٹری تحریک جدید ملتان

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ضروری اعلان

ہمارے پاس مفت اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ اس میں سے جماعتوں کو جس کی ضرورت ہو طلب فرمائیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے عقائد ۲۔ وفات مسیح علیہ السلام
۳۔ احمدیت کا پیغام ۴۔ طریق استخارہ
۵۔ ہمارا مذہب ۶۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی پیشگوئی
۷۔ حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ سے بیعت و رغبت
۸۔ قرآن و انجیل کی شہادت الجواب رسالہ فدائے اسلام
۹۔ حضرت امام حسین کا مقام (حضرت مسیح موعود کی نگاہ میں)
۱۰۔ ایک غلطی کا ازالہ ۱۱۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا پاکیزہ
۱۲۔ پولوس موجودہ عیسائیت کا بانی ۱۳۔ موازنہ کیجئے۔

ہمارے پاس رعائتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں۔ محصولڈاک اس رعائتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

	روپے پیسے		روپے پیسے
۱۔ علیہ حق	۲-۲۵	۲۔ مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	۱-۵۰
۳۔ شان مسیح موعود	-۵۰	۴۔ حافظ کیمبلپوری کے وساوس کا ازالہ	-۵۰
۵۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۱-۵۰		
۶۔ " " " ۱۹۶۲ء	۲-۰۰		
۷۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۱-۵۰	۸۔ نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف	-۵۰
۹۔ بشارات رحمانیہ	۲-		

۱۰۔ چار تقاریر متعلقہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ہماری سب سے بڑی عید

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سب ۲۲ر مارچ کو عید الاضحیہ کی خوشیاں منا رہے ہوں گے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم نے عید الاضحیہ سے بھی بڑی عید کے لئے مناسب تیاری کر لی ہے؟ وہ سب سے بڑی عید کیا ہے؟ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں سنیئے۔ فرمایا

"ہماری سب بڑی عید اس وقت ہوگی جب اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا اور دنیا کے چپہ چپہ پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ جب مساجد ذکر الٰہی کرنے والوں سے بھر جائیں گے اور دنیا کے کونے کونے سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی۔"

اس عید کو قریب تر لانے کے لئے مخلصین جماعت نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینا اپنا فرض اولین قرار دیا ہے۔ سو جنہیں اسلام اور مبلغین اسلام کو بھی اپنی عید میں شامل کرنے کی شدید خواہش ہو تو وہ اپنی تمام ذاتی ضروریات کو مؤخر کرتے ہوئے تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی کو مقدم فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تصحیح

خاکسار کے مضمون بابت پیشگوئی پنڈت لیکھرام کی قسط ۲ (الفضل مورخہ ۸ر مارچ ۱۹۶۷ء) میں ایک حوالہ اخبار "انیس ہند" میرٹھ کا درج کیا گیا ہوا ہے۔ سہو کتابت سے اخبار مذکور کا نام غلط یعنی "رئیس ہند" لکھا گیا ہے احباب اس کی تصحیح فرمالیں اصلی نام "انیس ہند" ہے۔

(خاکسار رشید احمد چغتائی عفی عنہ سابق مبلغ بلاد عربیہ ربوہ)

تعمیر مسجد میں حصّہ لینے والی بہنوں کے لئے

خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۶ ہش (۲۰؍۲؍۶۷) تک تعمیر مسجد کے لئے وعدہ جات اور ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسمائے گرامی معہ ان کی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دعا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا :-

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

ہماری تمام بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اسکی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہوں نیز اپنے آقا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تربیتی کلاس

حسب سابق امسال بھی میٹرک کے امتحان کے بعد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام تعلیمی و تربیتی کلاس منعقد کی جا رہی ہے۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ ابھی سے امتحان دینے والے خدام کو اس میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کرا دیں۔ نیز ایسے خدام کو اسمیں شمولیت کے لئے تیار کر دیں۔ نیز ایسے خدام کا انتخاب کر کے یہاں بھجوائیں جو صحیح رنگ میں استفادہ کر سکیں اور پھر واپس جا کر اپنی مجلس میں بہتر طور پر تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دے سکیں۔

معین تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔ (انشاء اللہ)

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رپورٹ ہفتہ وصولی

امید ہے مرکز کے اعلان کے مطابق مجالس بابت پہلا ہفتہ وصولی منا چکی ہوں گی۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ ارسال کریں۔ اور جملہ وصول شدہ رقوم مرکز کو بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ رسید بک

مکرم ریاض احمد صاحب ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک نمبر ۳۸/۸۱ خدام الاحمدیہ گم ہو گئی ہے۔ جس میں رسید نمبر ۱ تا نمبر ۲۰ استعمال شدہ ہے۔ برادکرم کوئی صاحب اس رسید بک پر چندہ نہ دیں اور جس صاحب کو اس کا علم ہو مرکز کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکزی ادارہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے امیدواران کی درخواستیں ۳۰/۳ تک مطلوب ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق تنخواہ دی جائے گی۔ مرکز میں سلسلہ کی خدمات کے خواہشمند نوجوانوں کے لئے زرین موقعہ ہے۔ تقرری یکم مئی ۱۹۶۷ء سے ہوگی۔

۱۔ بی۔ ایس سی بی ایڈ ایک استاد ۲۔ میٹرک ایس وی یا او ٹی دو استاد

۳۔ میٹرک جے وی چار " ان کے علاوہ ایک مالی کی بھی ضرورت ہے۔ امیدواران درخواستیں جلد بھجوا دیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

اب صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال ختم ہونے میں بہت کم وقت رہ گیا ہے لیکن ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں اتنی رقم وصول نہیں ہوئی جس سے جلسہ سالانہ کا خرچ پورا ہو سکے۔ لہذا جن جماعتوں کی اس چندہ کی وصولی بجٹ سے کم ہے ان جماعتوں کے عہدیداروں سے التماس ہے کہ چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی کیساتھ ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے بھی خاص طور پر کوشش کریں تاکوئی دوست اس لازمی چندہ میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ اور ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

ہماری نانی جان (ہمشیرہ صاحبہ چوہدری عنایت اللہ صاحب کوٹ کرم بخش ڈاکخانہ کھنو یئگی ضلع سیالکوٹ) ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۷ء کو تقریباً اسی سال کی عمر پا کر اس دار فانی سے ہمیشہ کے لئے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ بہت مہمان نواز اور با اخلاق تھیں ہر ایک سے رشتہ داروں کا سا سلوک کرتی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ قرآن مجید بہت شوق سے پڑھتی تھیں۔ مہمان نوازی ان کا شعار تھا۔ جوانی میں ہی بیوہ ہو گئیں۔ بیوگی کا زمانہ بہت صبر شکر میں گزارا۔

تمام بہن بھائیوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں داخل کرے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

(حفیظہ محمودہ بنت چوہدری عبدالعزیز باجوہ ربوہ)

۲۔ میرے والد میاں گل محمد صاحب ۲۳؍۲؍۶۷ کو بعارضہ فالج ۶۳ سال کی عمر میں فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔

(محمد علی ابن میاں گل محمد صاحب ساکن میرک ڈاکخانہ میرک تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال)

۳۔ مکرم عبدالعزیز صاحب سیٹھی مورخہ ۹؍۳؍۶۷ بقضائے الٰہی فوت ہو گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

(نیاز قطب احمد بٹ)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

ہم نے یہ آیات یہاں اختصار کے لئے نقل کی ہیں ورنہ قرآن کریم میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق جو غلو عیسائیوں نے اختیار کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے نہایت واضح الفاظ میں بار بار اسکی سخت تردید کی ہے۔

اسکے باوجود قرآن کریم میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق بعض ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو اگرچہ تمام انبیاء علیہم السلام کے متعلق کہے جا سکتے ہیں۔ مگر باقی انبیاء علیہم السلام کے متعلق اس لئے استعمال نہیں ہوئے کہ ان کی ان کے تعلق میں بیان کرنے کی ضرورت نہیں تھی مگر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق ضرورت تھی کیونکہ ان کے استعمال کے بغیر آپ کی بریت ان فحش الزامات سے نہیں ہو سکتی تھی جو آپ کے مخالفین یہودی آپ کی ذات اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ کی ذات پر لگاتے تھے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں۔ کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ جو ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے پس وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۸۶۵۴:۔ میں محمد علی ولد چوہدری مولا بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۷۸ سال بیعت ۱۹۰۳ء ساکن چک ۱۹۴ - ر ب لاٹھیانوالہ ڈاک خانہ کھرڑیانوالہ ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۶۶ سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

(۱) زرعی زمین چار ایکڑ واقع چک ۱۹۴ لاٹھیانوالہ ڈاک خانہ کھرڑیانوالہ ضلع لائل پور جس کی موجودہ قیمت دس ہزار روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی مزید جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۲۔ اس کے علاوہ میرے پاس ۱/۲ ۱۲ ایکڑ زمین زیر سکیم نوڈ الاٹ شدہ جس کے بھی مالکانہ حقوق گورنمنٹ کی طرف سے ملنے کا امکان ہے۔ یہ رقبہ بارانی ہے اس کی سالانہ آمد تقریباً تین صد روپیہ ہوتی ہے بہر حال میں تا زیست سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس رقبہ کے مالکانہ حقوق مل گئے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: چوہدری محمد علی ممبر یونین کونسل ۳۷ ولد چوہدری مولا بخش مرحوم

گواہ شد:۔ حفیظ احمد ولد محمد شریف

گواہ شد:۔ محمد صادق انسپکٹر وصایا دفتر بہشتی مقبرہ

مسل نمبر ۱۸۶۵۵:۔ میں چوہدری محمد اعجاز ولد چوہدری محمد یوسف علی خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریلوے کوارٹر ڈاک خانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جو میری ملکیت ہے۔ تقریباً ڈھائی ایکڑ زمین چاہی نہری واقع چک ۱۳۲/۹-ایل ڈاک خانہ و ضلع منٹگمری کی ہے جس کی قیمت اندازاً اس وقت ساڑھے سات ہزار روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں۔ یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۲۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد جو کہ اس وقت دو صد ساٹھ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

۳۔ میری وصیت آج سے شمار کی جائے میں چندہ آج کی تاریخ سے شروع کر رہا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اوّل پانچ روپے)

العبد: محمد اعجاز علی بقلم خود باجالائی کوارٹر ۲/۴۳ نزد ریلوے پاور ہاؤس مغلپورہ لاہور

گواہ شد:۔ خواجہ محمد اکرم مرکزی سیکرٹری وصایا لاہور

گواہ شد:۔ شیخ عبد الحق صدر حلقہ۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کرسکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کردیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا اعتکاف سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جاسکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الٰہی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔ اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو در حقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچاسکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے۔ یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ آج نہیں کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے۔ پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جاسکتے"۔

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواستِ دعا

۱۔ میری بھاوج جان بیگم سید منیر احمد مع بچگان ۱۴ مارچ کو بذریعہ بحری جہاز مسقط روانہ ہوئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ سفر میں خدا تعالیٰ ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور وہ بخیر و خوبی منزل مقصود پر پہنچیں۔

سید شاہ میر احمد ابن سید علی احمد انبالوی مرحوم کارکن دار الضیافت۔ ربوہ

۲۔ خاکسار کی بہو بھی صاحبہ سمنت بیمار ہیں۔ ان کے بازو پر فالج کا حملہ ہوگیا ہے احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (عبد الرشید خواجہ آف بڈھا گورائیہ سیالکوٹ)

۳۔ میری اہلیہ دو ماہ سے علیل ہے۔ علالت کی وجہ سے بہت کمزور ہوگئی ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی مریدکے)

خوشخبری

حکیم نظام جان اینڈ سنز گولبازار ربوہ والی دکان ماڈل کیچی والی دکانوں میں منتقل ہوچکی ہے

ہر قسم کے دیدہ زیب رنگوں میں ملبوسات موہن کلاتھ ہاؤس ربوہ سے خرید فرمادیں

جھوٹ کو مٹانا ہر سچے اور مخلص مسلمان کا فرض ہے

جھوٹ بولنے والا صرف اخلاقی مجرم ہی نہیں بلکہ بنی نوعِ انسان کا دشمن ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (آیت ۳۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہیں دوسری نصیحت یہ کرتے ہیں کہ تم جھوٹ سے بچو۔ کیونکہ یہ بھی روحانیت کو تباہ کر دینے والا مرض ہے۔ اور پھر شرک اپنی ذات میں سب سے بڑا جھوٹ ہے کیونکہ جو طاقتیں خدا تعالیٰ نے کسی کو نہیں دیں ان کے متعلق مشرک کہتا ہے کہ فلاں فلاں چیزیں ہیں۔ اور اس طرح جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کی جماعتوں کی علامتوں میں سے ایک بڑی بھاری علامت راست بازی ہوتی ہے۔ اور یہ علامت ایسی ہے جو اپنی ذات میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ دنیا میں بہت سے لوگ راست بازی کی قدر و قیمت کو نہیں سمجھتے۔ خصوصیت کے ساتھ اس زمانہ میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے کیونکہ یہ زمانہ مداہنت اور نفاق کا زمانہ ہے اور تہذیب کے معنے آج کل یہ سمجھے جاتے ہیں کہ بات کرنے والا دوسرے کے خیالات کا اس حد تک خیال رکھے کہ اگر اسے سچائی بھی چھپانی پڑے تو اس سے دریغ نہ کرے۔ مگر زمانہ کی اس رَو کے باوجود ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس بدی کا پورے زور سے مقابلہ کرے۔ اور اسے پھیلنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ کیونکہ جھوٹ بولنے والا دوسروں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے اور دھوکا ایک ایسی چیز ہے جس سے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے پس جھوٹ بولنے والا صرف اخلاقی مجرم ہی نہیں بلکہ بنی نوع انسان کا دشمن اور انہیں تباہ کرنے والا بھی ہے اور اس عیب کو مٹانا ہر سچے اور مخلص مسلمان کا فرض ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس کی ایک علامت یہ ہے کہ جب وہ بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور منافق کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے دوزخ کے سخت ترین مقام میں رکھا جائے گا گویا خدا تعالیٰ منافقوں کے ساتھ کفار سے بھی سخت معاملہ کرے گا۔ اس لئے کہ کافر کی وجہ سے تو کافر کو ہی نقصان پہنچتا ہے مگر منافق کی وجہ سے مسلمانوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ جو قوم اپنے افراد میں سے جھوٹ نہیں مٹا سکتی اور اس کے باوجود وہ یہ سمجھتی ہے کہ اسے ترقی اور عزت حاصل ہو جائے گی۔ اس کا یہ خیال ایسا ہی خام ہے جیسے ایک بچہ کا یہ خیال کہ وہ چاند کے پاس پہنچ جائے گا یا ستاروں کے پاس پہنچ جائے گا۔ جس طرح ایک بچہ کی چاند یا ستاروں تک پہنچنے کی خواہش ناکام رہتی ہے اسی طرح وہ قوم جس کے اندر جھوٹ پایا جاتا ہو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔"

(تفسیر کبیر)

مکرم حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب کی ربوہ میں تشریف آوری

مکرم حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ طبیہ کالج سلہٹ ۱۴ مارچ کو سرگودہا سے ربوہ تشریف لائے۔ آپ نے یہاں آل پاکستان احمدیہ طبی ایسوسی ایشن کے عہدیداروں سے ملاقات کرنے کے علاوہ مرکز سلسلہ کے دفاتر تعلیمی ادارے اور یونانی دواخانے دیکھے۔ آپ اسی روز شام کو واپس تشریف لے گئے۔

(سیکرٹری آل پاکستان احمدیہ طبی ایسوسی ایشن ربوہ)

درخواستِ دعا: ربوہ۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کی اہلیہ صاحبہ تین چار ماہ سے شدید بیمار ہیں احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے توجہ سے دعا فرمائیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی۔ ۱۸ مارچ۔ عام انتخابات کے بعد بھارتی پارلیمنٹ کا اجلاس کل انتہائی کشیدگی کے عالم میں شروع ہوا۔ اور سپیکر کے انتخاب کے سوال پر نہ صرف طاقت آزمائی ہوئی بلکہ ہنگامہ آرائی اور گالی گلوچ تک نوبت پہنچی۔ مسٹر سنجیوا ریڈی کانگریس کے اور مسٹر ڈی شوا ناتھن مخالف جماعتوں کے امیدوار تھے۔ رائے شماری کے نتیجہ میں مسٹر سنجیوا ریڈی کامیاب ہو گئے۔ انہیں ۲۰۷ کے مقابلہ میں ۲۷۸ ووٹ ملے۔

● راولپنڈی ۱۸ مارچ۔ باخبر حلقوں کے مطابق صدر ایوب ۲۵ مارچ کو لاہور اور مشرقی پاکستان کے سرکاری دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ موجودہ پروگرام کے مطابق صدر ایوب ۲۵ مارچ کی صبح کو بذریعہ طیارہ لاہور پہنچیں گے۔ جہاں وہ پنجاب یونیورسٹی کی سائنسی نمائش کا افتتاح کریں گے۔ اور دوسرے روز وہ انجمن حمایت اسلام کے ڈائمنڈ جوبلی اجلاس کی صدارت کریں گے۔ صدر ایوب ۲۷ مارچ کو بذریعہ طیارہ ایک ہفتے کے لئے مشرقی پاکستان جائیں گے۔

● نئی دہلی۔ ۱۸ مارچ۔ کیرالا اور مدراس کی غیر کانگریسی حکومتوں کے درمیان باہمی تعاون کی بات چیت شروع ہو گئی ہے کیرالا کے وزیر اعلیٰ مسٹر نمبودری پد جو آج کل مدراس آئے ہوئے ہیں مدراس کے وزیر اعلیٰ مسٹر انادورائی سے بات چیت مکمل کر لی ہے۔ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق اس بات چیت کے بعد مسٹر انادورائی نے اعلان کیا ہے کہ چار جنوبی صوبوں کیرالا، مدراس، آندھرا، اور میسور میں باہمی تعاون کے موثر اقدامات کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہندی کو واحد سرکاری زبان تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

● پشاور ۱۸ مارچ:۔ اس سال یوم پاکستان کے موقع پر ۲۳ مارچ کو راولپنڈی میں پاک فضائیہ کے طیاروں کے ساتھ فلائی پاسٹ میں ایران کی فضائیہ کے الف ۵ قسم کے ۱۲ طیارے بھی حصہ لیں گے۔ اس بارے میں فضائیہ کے ہیڈ کوارٹر سے جو اعلان جاری کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایران کی شاہی فضائیہ کا ایک دستہ پاکستان ایئر فورس کے ساتھ خیر سگالی کے طور پر فلائی پاسٹ میں حصہ لے رہا ہے۔

● واشنگٹن۔ ۱۸ مارچ۔ امریکی حکام نے بتایا ہے کہ گزشتہ ماہ کے دوران امریکی طیاروں نے شمالی ویت نام میں ۶۸ ہزار ٹن بم گرائے ہیں۔ کوریا کی جنگ کے دوران امریکہ نے اس کے مقابلہ میں صرف ایک چوتھائی بم برسائے تھے۔

● واشنگٹن ۱۸ مارچ۔ صدر جانسن نے گزشتہ روز ایک بل پر دستخط کر دیئے جس کے مطابق امریکہ ویت نام میں جنگ جاری رکھنے کے لئے مزید چار ارب پچاس کروڑ ڈالر صرف کرے گا۔ صدر جانسن نے اس موقع پر کہا کہ ویت نام کے مسئلہ کا واحد حل یہ ہے کہ جنگ کا دائرہ وسیع کیا جائے اور ویت نامیوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ دہشت انگیزی سے کنارہ کر لیں۔

جلسہ سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام!

امسال ۲۲ مارچ ۶۷ء کو عید الاضحیہ اور ۲۳ مارچ ۱۹۶۷ء کو یوم جمہوریہ ہے۔ لہٰذا جماعتیں "جلسہ سیرۃ مسیح موعودؑ" ۲۱ مارچ کو منعقد کریں۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے اور جلسہ کی رپورٹیں ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کو بھجوائی جائیں!

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲